روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 26 مارچ 2010ء 9 ربیع الثانی 1431 ہجری 26 امان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 67

کشادگی کا انتظار

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار ہے۔

﴿جامع ترمذی کتاب الدعوات باب انتظار الفرج حدیث نمبر 3494﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۶۷۔نشان۔ تخمیناً تیرہ برس ہوئے کہ جب مجھے...........الہام ہوا تھا۔...... دیکھو انوار الاسلام در اشتہار انعامی دو ہزار روپیہ صفحہ ۱۲۔ اُس وقت ایک بیٹا..........کا بعمر سولہ[۱۶] یا پندرہ[۱۵] برس کا موجود تھا بعد اس وحی کے باوجود گذرنے تیرہ[۱۳] برس کے ایک بچہ بھی اُس کے گھر میں نہیں ہوا۔ اور پہلا لڑکا اُس کا بموجب الہام موصوف کے اِس قابل نہیں کہ اس سے نسل جاری ہو سکے پس ابتر کی پیشگوئی کا ثبوت ظاہر ہے اور قطع نسل کی علامات موجود۔

۱۶۸۔نشان۔ میرے پر خدا تعالیٰ نے ظاہر کیا تھا کہ سخت بارشیں ہوں گی اور گھروں میں ندیاں چلیں گی اور بعد اس کے سخت زلزلے آئیں گے۔ چنانچہ ان بارشوں سے پہلے وہ وحی الٰہی اخبار بدر الحکم میں شائع کر دی گئی تھی چنانچہ ویسا ہی ظہور میں آیا۔ اور کثرت بارشوں سے کئی گاؤں ویران ہو گئے اور وہ پیشگوئی پوری ہو گئی مگر دوسرا حصہ اُس کا یعنی سخت زلزلے ابھی اُن کی انتظار ہے سو منتظر رہنا چاہئے۔

۱۶۹۔نشان۔ جب ہم بہار کی موسم میں ۱۹۰۵ء میں باغ میں تھے تو مجھے اپنی جماعت کے لوگوں میں سے جو باغ میں تھے کسی ایک کی نسبت یہ الہام ہوا تھا کہ خدا کا ارادہ ہی نہ تھا کہ اُس کو اچھا کرے مگر فضل سے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔ اِس الہام کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ سید مہدی حسین صاحب جو ہمارے باغ میں تھے اور ہماری جماعت میں داخل ہیں اُن کی بیوی سخت بیمار ہو گئی۔ وہ پہلے بھی تپ اور ورم سے جو مُنہ اور دونوں پیروں اور تمام بدن پر تھی بیمار تھی اور بہت کمزور تھی اور حاملہ تھی پھر بعد وضع حمل جو باغ میں ہوا اس کی حالت بہت نازک ہو گئی اور آثار نومیدی ظاہر ہو گئے اور میں اُس کے لئے دعا کرتا رہا آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے اُس کو دوبارہ زندگی حاصل ہوئی۔ اِس امر کے گواہ اخویم حکیم مولوی نور دین صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ مفتی محمد صادق صاحب اور خود مہدی حسین صاحب اور تمام وہ دوست ہیں جو میرے ساتھ باغ میں تھے۔ دعا کے بعد دوسرے روز سید مہدی حسین کی اہلیہ کی زبان پر یہ الہام منجانب اللہ جاری ہوا۔ تو اچھی تو نہ ہوتی مگر حضرت صاحب کی دعا کا سبب ہے کہ اب تو اچھی ہو جائے گی۔

﴿حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 377﴾

اجلاس فارغ التحصیل حافظات

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی ثناء ربوہ میں مورخہ 4/اپریل کو صبح 9 بجے ادارہ کی فارغ التحصیل حافظات کا ایک ضروری اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ تمام حافظات مکرمات سے گزارش ہے کہ وہ اجلاس میں شرکت کریں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

میڈیکل لیکچر

مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب آرتھو پیڈک سرجن امریکہ سے تشریف لا رہے ہیں وہ فضل عمر ہسپتال کے سیمینار ہال میں مورخہ 29 مارچ 2010ء کو شام 4:45 بجے عوام الناس کے استفادہ کے لئے درج ذیل موضوع پر لیکچر دیں گے۔

آرتھو پیڈک کے عام مسائل اور ان کا علاج

احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اس لیکچر سے استفادہ کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں اور دعوت نامہ حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 216-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

﴿صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ﴾

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 570

مشائخ اور طلب شہرت

اصحاب حقیقت وطریقت کے مرشد حضرت امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی کے ملفوظات میں تحریر فرماتے ہیں۔

''خواجہ ابوالحسن نوری مناجات میں کہا کرتے تھے۔ کہ اے پروردگار! مجھے اپنے شہر میں اپنے بندوں کے مابین پوشیدہ رکھ۔ غیب سے آواز آئی اے ابوالحسن! حق کو کوئی چیز نہیں چھپا سکتی اور حق کبھی پوشیدہ نہیں رہتا۔ پھر یہ حکائت بیان فرمائی۔ کہ ناگور کے علاقے میں حمید الدین نام ایک بزرگ تھے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ کہ بعض مشائخ جب تک زندہ رہتے ہیں۔ تب تک تو مشہور رہتے ہیں۔ لیکن مرنے کے بعد ان کا کوئی نام بھی نہیں لیتا اور بعض وفات کے بعد مشہور ہو جاتے ہیں۔ فرمایا جو زندگی میں اپنی شہرت کی کوشش کرتے ہیں۔ وفات کے بعد ان کا نام ونشان مٹ جاتا ہے اور جو زندگی کی حالت میں اپنے تئیں پوشیدہ رکھتے ہیں وفات کے بعد مشہور ہو جاتے ہیں۔

(''فوائد الفواد'' اردو صفحہ 3 مطبوعہ کشمیری بازار لاہور)

زکوٰۃ کی تین اقسام

حضرت نظام الدین اولیاء نے فرمایا:

''سخی وہ ہوتا ہے۔ جو زکوٰۃ سے زیادہ دے۔ لیکن جواد وہ ہے جو بہت ہی بخشش کرے۔ مثلاً اگر دوسو درم ہوں۔ تو ان میں سے صرف پانچ رکھے اور باقی ایک سو پچانوے راہ خدا میں خرچ کرے۔ بعد ازاں فرمایا۔ کہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرّہ العزیز فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک زکوٰۃ شریعت۔ دوسری زکوٰۃ طریقت تیسری زکوٰۃ حقیقت۔ شریعت کی زکوٰۃ یہ ہے۔ کہ دوسو درم میں سے پانچ راہ خدا میں دے۔ طریقت کی زکوٰۃ یہ ہے۔ کہ دوسو میں سے پانچ اپنے پاس رکھے اور باقی راہ خدا میں خرچ کرے حقیقت کی زکوٰۃ یہ ہے۔ کہ دوسو ہی راہ خدا میں صرف کرے اور اپنے پاس کچھ نہ رکھے۔

پھر زکوٰۃ کی نسبت یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے علماء کو فرمایا کرتے۔ اے بد عالمو! اپنے علم کی زکوٰۃ دو۔ پوچھا گیا۔ کہ اس زکوٰۃ سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا یہ کہ دوسو مسئلے جو سیکھے ہیں۔ ان میں سے پانچ پر عمل کرو اور دوسو حدیثوں میں سے پانچ کو اپنا معمول بناؤ۔

(فوائد الفواد ص 84)

موت۔ صوفی کی نماز کا

قضا ہو جانا

آپ سے یہ حکایت بھی مروی ہے۔

''جو ورد یا طاعت کسی متعبد سے فوت ہو جائے اس کی وجہ سے اس پر مصیبت نازل ہوتی ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ جنگی آدمی شیخ بہاؤالدین زکریا علیہ الرحمۃ کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ نماز میں مجھ سے ناغہ ہو گیا ہے۔ فرمایا۔ تو عنقریب ہی مارا جائے گا۔ توبہ کرو۔ جب وہ اٹھ کر چلا گیا۔ تو ایک صوفی نے بھی خانقاہ سے آ کر یہی جواب سنایا۔ شیخ صاحب حیران تھے کہ وہ تو سپاہی تھا۔ اس کا تو جنگ میں مارا جانا ممکن ہے۔ لیکن یہ صوفی سلامت ہے اور بیماری کا کوئی نشان بھی اس میں نہیں۔ اس کو میں کیا کہوں۔ ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ کسی نے آ کر یہ خبر دی کہ وہ سپاہی مارا گیا ہے اور اس صوفی کی صبح کی نماز فوت ہو گئی۔ جب خواجہ صاحب اس مقام پر پہنچے۔ تو فرمایا کہ دیکھو نماز کے فوت ہو جانے کو موت کے برابر سمجھتے ہیں۔''

(فوائد الفواد صفحہ 182-183)

علماء اور فقرا کی نمازوں میں فرق

''شیخ جلال الدین تبریزی قدس اللہ سرّہ العزیز کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ فرمایا۔ کہ آپ جب بدایوں پہنچے اور کچھ مدت وہاں سکونت اختیار کی۔ تو ایک روز کسی کام کے لئے قاضی کمال الدین جعفری حاکم بدایوں کے پاس گئے۔ تو خادموں نے کہا۔ کہ قاضی صاحب اس وقت نماز میں مشغول ہیں۔ شیخ صاحب نے مسکرا کر پوچھا۔ کہ کیا قاضی صاحب کو نماز پڑھنا آتی ہے۔ یہ کہہ کر آپ واپس چلے آئے۔ جب قاضی نے یہ بات سنی۔ تو دوسرے روز شیخ صاحب کی خدمت میں آ کر معافی مانگی اور پوچھا۔ کہ آپ نے یہ بات کس طرح کی۔ کہ قاضی کو نماز پڑھنا آتی ہے۔ میں نے تو کئی ایک کتابیں نماز اور اس کے احکام کے متعلق لکھی ہیں۔

شیخ صاحب نے فرمایا۔ بجا ہے۔ لیکن عالموں کی نماز اور ہوتی ہے اور فقیروں کی نماز اور۔ قاضی صاحب نے پوچھا۔ کیا رکوع سجود کسی اور طرح پر کرتے ہیں یا قرآن شریف کسی اور طرح پڑھتے ہیں۔ شیخ صاحب نے فرمایا۔ نہیں۔ علماء کی نماز اس طرح ہوتی ہے۔ کہ ان کی نظر کعبہ پر رہتی ہے اور نماز ادا کرتے ہیں۔ اور اگر کعبہ دکھائی نہ دے۔ تو اس طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور اگر کسی ایسے مقام پر ہوں۔ جہاں سمت معلوم نہ ہو سکے۔ تو جس طرف چاہیں قیاساً ادا کر لیتے ہیں۔

علماء کی نماز انہیں تین قسم کی ہوتی ہے۔ لیکن فقیر جب تک عرش کو نہیں دیکھ لیتے۔ نماز ادا نہیں کرتے۔ قاضی کمال الدین کو اگرچہ یہ بات ناگوار گزری۔ لیکن کچھ نہ کہا اور واپس چلے آئے۔ جب رات ہوئی۔ تو خواب میں دیکھا۔ کہ واقعی شیخ صاحب عرش پر مصلاّ بچھا کر نماز ادا کر رہے ہیں۔ دوسرے دن دونوں بزرگوار ایک مجلس میں آئے۔ تو شیخ صاحب نے فرمایا۔ کہ اے فلاں! علماء کا کام اور مرتبہ معلوم ہے۔ ان کی ساری محنت اس پر صرف ہوتی ہے۔ کہ علم حاصل کر کے مدرس بنیں یا قاضی ہو جائیں۔ یا صدر جہاں۔ ان کا مرتبہ اس سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔ لیکن درویشوں کے بہت سے مرتبے ہیں۔ ان کا پہلا مرتبہ یہی ہوتا ہے۔ جو قاضی صاحب کو گزشتہ رات دکھایا گیا ہے۔ جب یہ بات کہی۔ تو قاضی صاحب نے اٹھ کر معافی مانگی اور اپنے لڑکے برہان الدین کا سر شیخ صاحب کے قدموں پر رکھ دیا اور مرید بنایا اور شیخ صاحب سے کلاہ لے لی۔''

(فوائد الفواد صفحہ 192-193)

نوٹ:۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے گوہر درخشاں سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء کی عالمی شخصیت کسی تعارف کا محتاج نہیں آپ کے ملفوظات ''فوائد الفواد'' اصل فارسی میں ہے جس کا متن 1966ء میں علماء اکیڈمی محکمہ اوقاف پنجاب لاہور نے شائع کیا ازاں بعد 1973ء میں اس کا اردو ترجمہ بھی مشہور سکالر پروفیسر محمد سرور صاحب کے قلم سے نکلا ہے۔

مکرم ندیم احمد صاحب مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

جرمنی میں خدام الاحمدیہ کا وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی گزشتہ 14 سالوں سے یکم جنوری کے دن جرمنی کے مختلف شہروں میں انتظامیہ کی اجازت سے وقار عمل کے ذریعہ نئے سال کے موقع پر سڑکوں پر آتش بازی سے پڑنے والے گند کو صاف کرنے کا کام کر رہی ہے۔ جس میں مقامی انتظامیہ کو یہ پیشکش کی جاتی ہے کہ ہم بھی اپنے شہر کی صفائی میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح انتظامیہ شہر کا کچھ حصہ مجلس کے ذمہ لگا دیتی ہے الحمدللہ یکم جنوری کے وقار عمل کی وجہ سے جرمن قوم کی ایک کثیر تعداد تک اخبارات اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ جماعت کا تعارف پہنچتا ہے۔ خاص طور پر جرمنی میں سو بیوت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں اس وقار عمل کی وجہ سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ کئی شہروں میں جماعت کو اس وجہ سے بیت الذکر کی تعمیر کی باسانی اجازت مل گئی کہ یہ وہ جماعت ہے جو یکم جنوری کو شہر کی صفائی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے وقار عمل کی تشہیر مقامی اخبارات میں بھی ہوتی ہے اور اخبارات کی ایک کثیر تعداد وقار عمل کے متعلق مضامین مع تصاویر شائع کرتی ہے۔ الحمدللہ

اس سال یکم جنوری کو سال کا آغاز صبح نماز تہجد سے کیا گیا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد وقار عمل کیا گیا۔ ماہ نومبر میں جرمنی بھر کی 254 مجالس کو وقار عمل کے لیے شہری انتظامیہ سے اجازت کا خط اور میڈیا کے لئے دعوت نامہ تیار کر کے دیا گیا۔ اس کے بعد مرکز کی طرف سے ایک معلوماتی پمفلٹ (جس میں جماعت احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا تعارف تھا نیز وقار عمل کی اہمیت مع چند مشہور اخبارات کے تراشے شامل تھے) تیار کر کے تمام قائدین مجالس کو بھجوایا گیا تا کہ وہ اس پمفلٹ کو بروقت میڈیا اور شہری انتظامیہ کو دے دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پمفلٹ کا بہت فائدہ ہوا اور اخبارات نے جماعت کا تعارف بہت احسن پیرائے میں کروایا اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے وقار عمل کو بہت سراہا۔

وقار عمل اعداد وشمار میں

یکم جنوری 2010ء کے وقار عمل کی اعداد وشمار کے لحاظ سے تفصیلی رپورٹ درج ذیل ہے:۔

کل تعداد مجالس 254

شہر کی انتظامیہ سے اجازت لیکر وقارِ عمل کرنے والی مجالس 221

دوسری مجالس کے ساتھ مل کر وقارِ عمل کرنے والی مجالس 10

نماز سنٹر یا بیوت الذکر میں وقارِ عمل کرنے والی مجالس 5

کل مجالس جن میں وقارِ عمل ہوا 233

وقار عمل میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد 2052

ٹیلی ویژن پر وقار عمل کی تشہیر 2 چینلز وقار عمل میں شامل ہونے والے اطفال کی تعداد 619

اخبارات کے ذریعہ وقار عمل کی تشہیر 67

وقار عمل میں شامل ہونے والے انصار کی تعداد 685

ریڈیو کے ذریعہ تشہیر 1

کل وقت جو وقار عمل میں صرف ہوا 8255 گھنٹے

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کے 52 زون کی 254 مجالس میں سے 233 مجالس میں وقار عمل ہوا، جس کی 67 اخبارات میں تشہیر ہوئی اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر بھی وقار عمل کی خبریں شائع ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 2 ٹیلی ویژن چینلز اور 1 ریڈیو سٹیشن نے اس وقار عمل کی خبر نشر کی۔ بہت سے شہروں کے میئرز نے شکریہ کے خطوط ارسال کئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس وقار عمل میں شامل تمام احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے جملہ ممبران کو وقار عمل کی حقیقی روح کو نہ صرف سمجھنے بلکہ اس کو اپنی زندگیوں کا حصّہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

شادی سے متعلقہ بد رسوم و رواج سے اجتناب کے متعلق سلسلہ احمدیہ کے احکامات

حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر ہر اس چیز سے جو دین میں بدعت پیدا کرتی ہے بچنا ہوگا

(قسط اول)

انسان فطری طور پر ایک معاشرتی جاندار ہے اور معاشرہ میں رہ کر ہی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکتا ہے۔ ہر جائز طریق جو انسان اپنے معاشرے میں رہ کر رہن سہن کی غرض سے اختیار کرتا ہے وہ درست ہے، انہی طریقوں میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان انھیں اپنے گلے کا ہار بنالیتا ہے۔ وہ اس کی زندگی کا حصہ بن جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کو فرائض سے دور لے جاتے ہیں اور بہت سی قباحتوں کو جنم دینے لگتے ہیں۔ انسان ان طریقوں کو محض معاشرے کے دباؤ کی وجہ سے اختیار کرتا ہے۔ ہر کوئی یہ کہتا نظر آتا ہے کہ اگر فلاں کام نہ کیا تو لوگ کیا کہیں گے۔ بنیادی طور پر نیکی تصور کر کے کیے جانے والے یہ کام ایک چھلکے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے جس کے اندر کوئی مغز اور روح موجود نہ ہو۔ یہی طریق آگے چل کر رسوم و رواج بن جاتے ہیں۔

ہر دور میں انسان نے معاشرے میں مختلف رسوم و رواج کو اختیار کیا ہے۔ ان میں سے بعض رسوم ایسی ہوتی ہیں جن سے معاشرے کا ایک بڑا حصہ بہر حال متاثر ہوتا ہے۔ یہی اس رسم کے برا ہونے کی بنیادی نشانی ہوتی ہے کہ اس سے لوگوں کا استحصال ہوتا ہے۔ ہر بندہ رسم کو بوجھ سمجھ کر ہی اس پر عمل کر رہا ہوتا ہے۔ رسوم اچھی بھی ہوتی ہیں اور بُری بھی۔ وہ رسوم جو کسی قوم کی ترقی کی راہ میں حائل ہوں، مذہبی شعار کو نقصان پہنچانے والی ہوں وہ بری رسوم ہیں اور ان کو ترک کرنا لازمی ہے۔

آنحضورﷺ کی سنت، خلفاء راشدین کی سنت کے برخلاف عمل کرنا اصطلاح میں بدعت کہلاتا ہے یعنی کوئی نئی بات۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدعات بری نہیں ہوتیں بلکہ اچھی بدعات بھی ہوتی ہیں اور بُری بھی۔ ہمارے معاشرے میں انہی بدعات کو رسوم و رواج کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اچھی بدعات سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود نے یہ مثال بیان فرمائی ہے:۔

”اصل بات یہ ہے کہ شریعت سب رسوم کو منع نہیں کرتی اگر ایسا ہوتا تو ریل پر چڑھنا تار اور ڈاک کے ذریعے خبر منگوانا سب بدعت ہو جاتے۔“

(البدر 17 جنوری 1907ء صفحہ 4)

جبکہ بُری بدعت کی مثال احادیث میں اس طرح ملتی ہے کہ آنحضورﷺ کے بعض صحابہؓ نے ایک مرتبہ قسم کھائی کہ وہ کبھی شادی نہیں کریں گے، ساری رات قیام کیا کریں گے، روزانہ روزہ رکھا کریں گے۔ اس پر آنحضورﷺ نے فرمایا: مجھے دیکھو میں نے شادیاں بھی کی ہیں، میں رات کو قیام بھی کرتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور کبھی روزہ نہیں بھی رکھتا۔ پھر فرمایا: یعنی جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح)

ایک مرتبہ آنحضورﷺ مسجد میں تشریف لائے تو وہاں ایک رسی لٹکی ہوئی تھی۔ آپﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی رسی ہے؟ عرض کیا گیا کہ یہ حضرت زینبؓ کی رسی ہے۔ جب وہ عبادت کرتے ہوئے تھک جاتی ہیں تو اس کا سہارا لے لیتی ہیں۔ آپﷺ نے فرمایا: اس رسی کو کھول دو۔ چاہیے کہ تم میں سے ہر کوئی اپنی تازگی کے وقت عبادت کیا کرے اور جب وہ تھک جائے تو آرام کرلیا کرے۔

(صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب مایُکْرَہُ مِنَ التشدید فی العبادۃ)

ہمارے پاک و ہند کے معاشرے میں ہر موقع پر رسوم کی بھر مار ہے۔ دنیا کے اور ممالک میں بھی رسوم ہوتی ہیں لیکن اس سلسلے میں جتنا رسم و رواج کے طوقوں میں ہمارا معاشرہ جکڑا ہوا ہے باقی دنیا میں اس کی مثال نظر نہیں آتی۔ ہندو معاشرے کے زیر اثر آنحضرتؐ کے ماننے والوں نے بھی ان کے بداثرات کو قبول کیا اور اپنی زندگیاں اجیرن کرلیں۔

انسانی زندگی میں خوشی اور غم دونوں قسم کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ انسانی طرز عمل موقع اور محل کے مطابق ایسا ہوگا کہ خوشی کے موقع پر خوشی، ترنم، رنگ اور رونق پیدا ہو اور غم کے موقع پر سنجیدگی، وقار اور صبر کے نمونے ظاہر ہوں۔ ہر خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانا اور ہر حالت غم میں خدا کی رضا پر راضی رہنا مومن کی بنیادی صفات میں شامل ہے۔

شریعت ہمارے لیے باعث رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی زندگیاں گزارنے کے لیے جو طریق بتائے ہیں وہ اتنے سہل اور آسان ہیں کہ ہمارے لیے ان پر عمل کرنا ہرگز مشکل نہیں۔ لیکن انسان کی ہمیشہ سے یہ فطرت ہے کہ وہ زائد بوجھ اٹھالیتا ہے جس کا شریعت نے حکم نہیں دیا۔ چنانچہ عیسائیوں میں رہبانیت کا خطرناک تصور ان کا خود ایجاد کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے اور فرمایا کہ رہبانیت تو انہوں نے از خود اختیار کرلی تھی۔ ہم نے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ دین حق نے شادی کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اس کے ساتھ کوئی بوجھ نہیں اٹھوائے۔ نکاح کرنا سنت نبویﷺ ہے۔ چنانچہ آنحضورﷺ کی سنت اس بارہ میں بہت واضح ہے۔ لیکن اس حوالے سے ہمارے معاشرے میں لوگوں نے ایسی ایسی رسمیں ایجاد کرلی ہیں جن کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا۔ پھر وفات کے موقع پر دین حق نے وفات یافتہ کا عزت واحترام ملحوظ رکھنے کا حکم دیا ہے، تین دن تک اس کے گھر والوں کے ساتھ افسوس کا اظہار کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن ہمارے معاشرے نے قُل، سوم، چہلم، فاتحہ خوانی اور نہ جانے کتنی ہی رسوم کو اس موقع سے منسلک کر کے ہر آدمی کو بے پناہ بوجھ تلے دبا دیا۔

انسان ہمیشہ سے اعمال میں کسی نمونے کا محتاج رہا ہے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے آنحضورﷺ کو تمام انسانوں کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ اس نمونے سے ہر طبقہ زندگی سے وابستہ انسان ہدایت حاصل کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام انسانیت کے زندگی گزارنے کے لیے بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں اور آنحضورﷺ نے ان اصولوں کے مطابق زندگی گزار کر بہترین نمونہ قائم فرمایا ہے۔ اسلامی تعلیمات کو دیکھ کر سمجھا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے کے انسان کی ہدایت کے لیے بنیادی اصول بیان فرما دیے ہیں۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی انسان اسی طرح ان تعلیمات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جیسا کہ آج سے چودہ سو سال قبل کا انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ اگر انسان ان اصولوں سے ہٹ کر کوئی راہ اختیار کرتا ہے تو پھر قرآن کریم کا یہ ارشاد اسے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے: ...... (سورۃ یونس: آیت 33) اور حق کو چھوڑ کر گمراہی کے سوا کیا (حاصل ہوسکتا) ہے۔

اور اگر کسی کے ذہن میں یہ وہم بھی گزرے کہ ہمارے بزرگوں نے جو راہیں اختیار کی ہیں آخر وہ غلط تو نہیں، بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ قرآن کریم میں بیان نہیں کی گئیں لیکن ہم ان کو جائز ہی سمجھتے ہیں۔ تو یاد رہے کہ کوئی دینی ضرورت ایسی نہیں کہ اس کا بیان قرآن کریم میں نہ کیا گیا ہو۔ خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے...... (سورۃ الأنعام: آیت 39) ہم نے اس کتاب میں کچھ بھی کمی نہیں کی۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ایک بنیادی اصول بیان فرمایا ہے......

کہ اگر جھگڑو تم آپس میں کسی بات کے بارہ میں تو لوٹاؤ اُسے اللہ اور رسول کی طرف (سورۃ النساء: آیت 60) اس آیت کی تشریح میں بزرگان سلف نے تحریر کیا ہے کہ اللہ سے مراد اس آیت میں اللہ کی کتاب اور رسول سے مراد یہاں آنحضورﷺ کی سنت ہے۔

پھر ایک جگہ فرمایا: اور یقیناً یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو۔ اور مختلف راستوں کے پیچھے نہ پڑو۔ نہیں تو وہ تمھیں اس (خدا) کے رستہ سے ادھر ادھر لے جائیں گے۔ وہ اس (امر) کی تمھیں اس لیے تاکید کرتا ہے کہ تم متقی ہو جاؤ۔ (سورۃ الانعام: آیت 154)

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کی بنیادی صفات میں سے ایک صفت کا ذکر فرمایا کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ (سورہ مومنون: 4)

آنحضرتﷺ کا فرمان ہے کہ

سب سے سچی تعلیم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بیان ہوئی ہے اور سب سے بہتر ہدایت (طریق) محمد (ﷺ) کی سنت ہے اور سب سے بُری بات (میری سنت میں) کوئی نئی چیز (بدعت) پیدا کرنا ہے کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت (گمراہی) ہے اور ہر گمراہی کا انجام بالآخر دوزخ ہے۔

(سنن النسائی کتاب الصلوٰۃ العیدین باب کیف الخطبة)

ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ دشمنی ہے ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو مسلمان ہو کر جاہلیت کی رسموں پر چلنا چاہے۔

(بخاری کتاب الدیّات باب من طلب دم امرئ بغیر حق)

پھر ایک موقع پر فرمایا۔

کہ جس نے ہماری اس شریعت میں کوئی نئی بات داخل کی جو خلاف شریعت ہے تو وہ رد کردینے کے قابل ہے۔

(بخاری، کتاب الصلح، باب اِذَا اصْطَلَحُوْا عَلٰی صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُوْدٌ)

حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضورﷺ نے فرمایا: ”سنو! شیطان اس سے تو مایوس ہوگیا ہے کہ تمھارے اس شہر میں کبھی بھی اس کی عبادت کی جائے۔ ہاں وہ اس سے خوش ہوتا ہے کہ تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الخطبة یومَ النحر)

خطبہ حجۃ الوداع میں یہ بھی فرمایا: ”سنو! میں (اپنی شفاعت سے بہت سے لوگوں کو جہنم سے) چھڑانے والا ہوں اور ایسے لوگ بھی ہیں، جو مجھ سے الگ کردیئے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ اے اللہ! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے نہیں معلوم انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کی تھیں۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الخطبة یوم النحر)

ایک دفعہ آنحضورﷺ کی خدمت میں مضر قبیلہ کے چند لوگ حاضر ہوئے، جنھوں نے پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آنحضورﷺ نے ان کی احتیاج کا یہ عالم دیکھا تو آپﷺ کا چہرہ متغیّر ہوگیا۔ آپﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے اور پھر واپس تشریف لائے۔ آپﷺ نے حضرت بلالؓ کو ارشاد فرمایا تو

انھوں نے اذان دی اور اقامت کہی۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے کچھ آیات تلاوت فرمائیں: یٰاَیُّھَا النَّاسُ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ ہر بندہ اپنے دینار میں سے، درہم میں سے، اپنے کپڑوں میں سے، اپنی گندم میں سے، اپنی کھجوروں میں سے صدقہ کرے بلکہ فرمایا کہ اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی۔ اس مالی تحریک پر صحابہ نے والہانہ لبیک کہا اور راوی کہتے ہیں کہ وہاں دو ڈھیر لگ گئے ایک کپڑوں کا اور دوسرا کھانے پینے کی اشیاء کا۔ یہاں تک کہ آنحضور ﷺ کا چہرہ اتنا چمک اٹھا گویا کہ سونے کا بنا ہو۔ اس واقعے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھی روایت قائم کی تو اسے اپنے ثواب کے علاوہ ان لوگوں کے ثواب میں سے بھی حصہ ملے گا جو اس پر عمل کریں گے، بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کمی کی جائے۔ اور جو کوئی اسلام میں بری روایت جاری کرے گا۔ تو اسے اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہ میں سے بھی حصہ ملے گا جو اس پر عمل پیرا ہوں گے۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہ میں کوئی کمی کی جائے۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقۃ)

درج بالا آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبوی ﷺ سے ثابت ہوتا ہے کہ دین میں کوئی بھی نئی راہ جاری کرنا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات یا ان کے بتائے ہوئے بنیادی اصولوں کے منافی ہو بہت بڑا گناہ ہے۔ دین حق اب وہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے انسانیت کے لیے مکمل کر کے بھیجا ہے اور یہی وہ دین ہے جس نے قیامت تک زندہ رہنا ہے۔ انسانوں کی ضروریات ترقی کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔ کوئی بھی دین جو بدلتے زمانے اور ضروریات کے ساتھ انسانوں کو ہدایت نہیں دیتا وہ ساقط اور جامد ہے اور ایسا دین زندہ نہیں ہوسکتا۔ زندہ دین کی نشانی ہی یہ ہے کہ بدلتے زمانے کے لحاظ سے اس میں لوگوں کی ہدایت کے سامان میسر ہوں۔ دین حق کو اللہ تعالیٰ نے اس لحاظ سے بھی مکمل فرمایا ہے کہ ہر زمانے کے انسان اس سے ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔ دین حق نے چند قوانین مقرر نہیں کر دیے بلکہ اس نے وہ بنیادی اصول مقرر فرمائے ہیں کہ ہر کام کو ان کی کسوٹی پر پرکھا جا سکتا ہے۔

جو فرسودہ رسوم اور بدعات ہمارے ہاں پائی جاتی ہیں ان کا تعلق زندگی کے تمام طبقہ ہائے فکر سے ہے اور زندگی کے تمام شعبوں سے ہے۔ جیسے پیدائش کے وقت رسوم ہیں۔ وفات پر رسوم ہیں۔ عبادات سے متعلقہ رسوم ہیں۔ غیر دینی تہوار منانے کا رواج ہے اور بیاہ شادی پر بجالائی جانے والی رسوم ہیں۔

اس مضمون میں ان رسوم سے متعلق بنیادی ارشادات پیش خدمت ہیں جو ہمارے معاشرے میں شادی بیاہ کے مواقع پر بجالائی جاتی ہیں۔

رشتہ کرتے وقت صرف تقویٰ مدِ نظر رہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ بات دیکھنا چاہیے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیے کہ (دین حق) میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ 8 بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود صفحہ 144-145)

پہلی بیوی والے کو لڑکی نہ دینی

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بعض جاہل (۔) اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے سو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے (۔) ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔"

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ 9-8 بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود صفحہ نمبر 145)

نسبت یا منگنی

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں "منگنی تو ہوتی ہی اسی لئے ہے کہ اس عرصہ میں تمام حسن و قبح معلوم ہو جاویں۔ منگنی نکاح نہیں ہے کہ اس کو توڑنا گناہ ہو"۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ نمبر 231)

منگنی پر مٹھائی تقسیم کرنا

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"نسبتوں کی تقریب پر جو شکر وغیرہ بانٹتے ہیں دراصل یہ بھی اسی غرض کے لیے ہوتی ہے کہ دوسرے لوگوں کو خبر ہو جاوے اور پیچھے کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ مگر اب یہ اصل مطلب مفقود ہو کر اس کی جگہ صرف رسم نے لے لی ہے اور اس میں بھی بہت سی باتیں اور پیدا کی گئی ہیں۔ پس ان کو رسوم نہ قرار دیا جاوے بلکہ یہ رشتہ ناطہ کو جائز کرنے کے لیے ضروری امور ہیں۔ یاد رکھو جن امور سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے۔ شرع اس پر ہرگز زد نہیں کرتی۔ کیونکہ شرع کی خود یہ غرض ہے کہ مخلوق کو فائدہ پہنچے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 310)

مہندی یا رسم حنا

جو رسوم بیاہ شادی کے موقعہ پر بڑی تیزی کے ساتھ معاشرے میں جگہ پا رہی ہیں اور انھیں بڑے اہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے یہ شادی سے الگ فنکشن ہے۔ وہ مہندی کے نام سے موسوم ہے۔ اس موقعہ پر مدعووین کو بلانے کے لئے ایک الگ دعوتی کارڈ رسم حنا یا رونق کے نام پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ تقسیم کرنے والے خود اس کا نام رسم رکھ کر گویا اقرار کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ ایک رسم ہے۔ اس موقعہ پر ماحول کو رنگ دینے کے لئے بے جا اسراف سے کام لیا جاتا ہے۔ بچیاں مہنگے سے مہنگے پیلے رنگ کے سوٹ سلواتی ہیں۔ لڑکے اپنے گلوں میں زرد رنگ کے پٹکے لٹکاتے ہیں۔ زرد رنگ کے اصلی اور کاغذی پھولوں سے ماحول کو سجایا جاتا ہے۔ باقاعدہ سٹیج تیار کروایا جاتا ہے جس پر الگ سے ہزاروں کا خرچ کیا جاتا ہے۔ پیلے رنگ کے بلبوں اور قمقموں سے اجالا کیا جاتا ہے اور دلہن کو اس ماحول میں بٹھا کر ہاتھ میں ٹشو رکھ کر مہندی اس پر رکھی جاتی ہے اور ویڈیو کے ذریعہ محفوظ کیا جاتا ہے۔ یہ سب بناوٹی عمل ہے اور پھر بعض جگہوں پر ڈھولکی، ناچ، گانے اور بھنگڑے بھی ڈالے جاتے ہیں۔ اس موقعہ پر ایک منی بارات لڑکے والے تیار کر کے لاتے ہیں۔ گویا اسے شادی کے موقعہ پر الگ فنکشن کی شکل دی جانے لگی ہے۔

شادی کارڈز پر مہندی رسم حنا کا دعوت نامہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک شادی کارڈ جس پر مہندی کا دعوت نامہ تھا ملنے پر 25 مارچ 1998ء کو ایک خط تحریر فرمایا جس میں نہایت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے فرمایا:۔

"آپ نے اپنی بیٹی کی شادی کا دعوت نامہ بھجوایا ہے۔ لیکن آپ کو اتنی بھی باک نہیں کہ اس کے ساتھ آپ نے مجھے بھی مہندی کی رسم میں شمولیت کا کارڈ اٹھا کر بھجوا دیا ہے۔ حالانکہ ایسی رسمیں سراسر سلسلہ کی روایات کے خلاف ہیں اور میری واضح ہدایات ہیں کہ بطور رسم ہرگز مہندی وغیرہ کی تقریب نہیں ہونی چاہیے۔ ہاں گھر میں بہنیں اور چند سہیلیاں مل کر بے تکلف مجالس لگالیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ میری واضح ہدایت ہے۔ لیکن آپ نہ صرف اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں بلکہ مجھے بھی اس کے لیے دعوتی کارڈ بھجوا رہے ہیں۔ اللہ آپ کو سمجھ دے۔"

(ماہنامہ مصباح جولائی اگست 2009ء صفحہ 24-25)

مہندی کی رسم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ

"فی ذاتہ اس میں قباحت نہیں کہ اس موقع پر بچی کی سہیلیاں اکٹھی ہوں اور خوشی منائیں۔ طبعی اظہار تک اس کو رکھا جائے تو اس میں حرج نہیں لیکن اگر اس کو رسم بنا لیا جائے کہ باہر سے دولہا والے ضرور مہندی لے کر چلیں تو ظاہر ہے کہ اس میں ضرور تصنع پایا جاتا ہے۔ بچی کی مہندی گھر پر ہی تیار ہونی چاہیے۔ اس کے لئے ایک چھوٹی سی بارات بنانے کا رواج قباحتیں پیدا کرے گا۔ اس موقع پر دولہا والوں کی طرف سے باقاعدہ ایک وفد بنا کر حاضر ہونا اور اس موقعہ پر اس کے لوازمات کے طور پر پر تکلف کھانے وغیرہ وغیرہ یہ جب ایک رسم بن جائے تو سوسائٹی پر بوجھ بن جاتا ہے۔"

(الفضل 26 جون 2002ء صفحہ 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:۔

مہندی کی ایک رسم ہے۔ اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں۔ کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے۔ اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے اور پھر اس بات پر بھی تبصرے ہوتے ہیں کہ آج اتنے کھانے پکے اور آج اتنے کھانے پکے۔ یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور ایسے لوگ پھر قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ غیر احمدی تو یہ کرتے ہی تھے اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے یا بعض خاندان اس میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ زمانہ کے امام کی بات مان کر رسومات سے بچتے۔ معاشرہ کے پیچھے چل کر ان رسومات میں جکڑتے چلے جا رہے ہیں۔

چند ماہ پہلے مَیں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہیے۔ تو اس دن یہاں لندن میں بھی ایک احمدی گھر میں مہندی کی دعوت تھی۔ جب انہوں نے میرا خطبہ سنا تو انہوں نے دعوت کینسل (Cancel) کر دی اور لڑکی کی چند سہیلیوں کو بلا کر کھانا کھلا دیا اور باقی جو کھانا پکا ہوا تھا وہ یہاں بیت الفتوح میں ایک فنکشن (Function) تھا اس میں بھیج دیا۔ تو یہ ہیں وہ احمدی جو توجہ دلانے پر فوری ردّ عمل دکھاتے ہیں اور پھر معذرت کے خط بھی لکھتے ہیں۔

لیکن مجھے بعض شکایات پاکستان سے اور ربوہ سے بھی ملی ہیں۔ بعض لوگ ضرورت سے زیادہ اب ان رسموں میں پڑنے لگ گئے ہیں اور ربوہ کیونکہ چھوٹا سا شہر ہے اس لئے ساری باتیں فوری طور پر وہاں نظر

بھی آ جاتی ہیں۔ اس لئے اب مَیں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسوم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کریں۔

(روزنامہ الفضل 2 مارچ 2010ء)

شادی کے موقع پر مطالبات

حضرت مصلح موعود نے متعدد مرتبہ اپنے خطبات نکاح میں جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ مطالبات نہ کیا کریں۔ 27 مارچ 1931ء کو خطبہ نکاح میں فرمایا:

''اس امر کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ رسمیں خواہ کسی رنگ میں ہوں بُری ہوتی ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں نے اگر بعض رسمیں مٹائی ہیں تو دوسری شکل میں بعض اختیار بھی کر لی ہیں۔ نکاحوں کے موقع پر پہلے تو گھروں میں فیصلہ کر لیا جاتا تھا کہ اتنے زیور اور کپڑے لیے جائیں گے۔ پھر آہستہ آہستہ ایسی شرائط تحریروں میں آنے لگیں۔ پھر میرے سامنے بھی پیش ہونے لگیں۔ شریعت نے صرف مہر مقرر کیا ہے اس کے علاوہ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے اور لڑکی بیچنے کے سوا اس کے اور کوئی معنے میری سمجھ میں نہیں آتے...... میں آئندہ کے لیے اعلان کرتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہو گیا کہ کسی نکاح کے لیے زیور اور کپڑے وغیرہ کی شرائط لگائی گئی ہیں یا لڑکی والوں نے ایسی تحریک بھی کی ہے تو ایسے نکاح کا اعلان میں نہیں کروں گا۔''

(الفضل 7/ اپریل 1931ء)

پھر ایک مرتبہ فرمایا:۔

''بعض دفعہ ایسی غیر معقول باتیں کرتے ہیں اور ایسی لغو شرطیں لگاتے ہیں کہ حیرت آتی ہے۔ مثلاً بعض لوگ جہیز کی شرطیں لگاتے ہیں۔ اتنا سامان ہو تو ہم شادی کریں گے۔ یہ سب لغو ہے۔ میں متواتر سالہا سال سے جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ اگر جماعت کے لوگ اس طرف توجہ کریں تو بہت جلد اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر وہ عہد کر لیں کہ ہر ایسی شادی جس میں فریقین میں سے کسی کی طرف سے بھی ایسی شرطیں عائد کی گئی ہوں تو ہم اس میں شریک نہ ہوں گے تو دیکھ لو تھوڑے ہی عرصہ میں وہ لوگ ندامت محسوس کرنے لگیں گے اور ان شنیع حرکات سے باز آ جائیں گے۔ بھلا اس سے زیادہ اور کیا ذلیل کن بات ہو سکتی ہے کہ لڑکیوں کے چارپایوں کی طرح سودے کیے جائیں اور منڈی میں رکھ کر ان کی قیمت بڑھائی جائے۔ پس ہماری جماعت کو ایسی شنیع حرکات سے بچنا چاہیے اور عہد کرنا چاہیے کہ ایسی شادی میں کبھی شامل نہ ہوں گے خواہ وہ سگے بھائی یا بہن کی ہو۔'' (الفضل 18 اپریل 1947ء)

جہیز

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں سیّد ہوں۔ میری بیٹی کی شادی ہے۔ آپ اس موقعہ پر میری کچھ مدد کریں۔ آپ نے فرمایا۔

''میں تمہاری بیٹی کی شادی کے لئے وہ سارا سامان تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں جو رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا تھا۔ وہ یہ سنتے ہی بے اختیار کہنے لگا۔ آپ میری ناک کاٹنا چاہتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا کیا تمہاری ناک محمد رسول اللہ ﷺ کی ناک سے بھی بڑی ہے۔ تمہاری عزت تو سیّد ہونے میں ہے۔ پھر اگر اس قدر جہیز دینے سے رسول کریم ﷺ کی ہتک نہیں ہوئی تو تمہاری کس طرح ہو سکتی ہے۔''

(حیات نور صفحہ 530)

جہیز یا بری کی چیزوں کی نمائش

حضرت مصلح موعود نے 9 فروری 1921ء کو ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''لوگوں میں رواج ہے کہ جہیز وغیرہ دکھاتے ہیں۔ اس رسم کو چھوڑنا چاہیے۔ جب لوگ دکھاتے ہیں تو دوسرے پوچھتے ہیں۔ جب دکھانے کی رسم بند ہو گئی تو لوگ پوچھنے سے بھی ہٹ جائیں گے۔''

(الفضل 17 فروری 1921ء)

شادی کے موقع پر نمود و نمائش

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت اقدس مسیح موعود فرما رہے ہیں کہ تم میرے سے اس بات پر بھی عہد بیعت کرو کہ رسم و رواج کے پیچھے نہیں چلو گے۔ ایسے رسم و رواج جو تم نے دین میں صرف اور صرف اس لیے شامل کر لیے ہیں کہ تم جس معاشرے میں رہ رہے ہو اس کا وہ حصہ ہیں۔ دوسرے مذاہب میں چونکہ وہ رسمیں تھیں اس لیے تم نے بھی اختیار کر لیں۔ مثلاً شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں جیسے بَری کو دکھانا یا وہ سامان جو دلہا والے دلہن کے لیے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے۔ (دین حق) تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے۔ باقی سب فضول رسمیں ہیں۔ ایک تو بَری یا جہیز کی نمائش سے ان لوگوں کا مقصد جو صاحب توفیق ہیں صرف بڑھائی کا اظہار کرنا ہوتا ہے کہ دیکھ لیا ہمارے شریکوں نے بھائی بہن یا بیٹا بیٹی کو شادی پر جو کچھ دیا تھا ہم نے دیکھو کس طرح اس سے بڑھ کر دیا ہے۔ صرف مقابلہ اور نمود و نمائش ہے۔ آج کل آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے یہاں آنے کے بعد بہت نوازا ہے۔ بہت کشائش عطا فرمائی ہے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی برکت ہے اور ان قربانیوں کا نتیجہ ہے جو آپ کے بزرگوں نے دیں اور ان کی دعاؤں کی برکت ہے۔ تو بعض ایسے ہیں جو بجائے اس کے کہ ان فضلوں اور برکتوں کا اظہار اس کے حضور جھکتے ہوئے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے کریں اس کی بجائے شادی بیاہوں میں نام و نمود کی خاطر، خود نمائی کی خاطر ان رسموں میں پڑ کر یہ اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر شادیوں پر، ولیموں پر کھانوں کا ضیاع ہو رہا ہوتا ہے۔ اور دکھاوے کی خاطر کئی کئی ڈشیں بنائی جا رہی ہوتی ہیں تو جو غریب یا کم استطاعت والے لوگ ہوتے ہیں وہ بھی دیکھا دیکھی جہیز وغیرہ کی نمائش کی خاطر مقروض ہو رہے ہوتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ بچیوں والے لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کے مطالبہ کی وجہ سے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ بہو جہیز بھی نہیں لائی، مقروض ہوتے ہیں۔ تو لڑکے والوں کو بھی کچھ خوف خدا کرنا چاہیے۔ صرف رسموں کی وجہ سے، اپنا ناک اونچا رکھنے کی وجہ سے غریبوں کو مشکلات میں، قرضوں میں نہ گرفتار کریں۔''

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 93-92)

جہیز اور بَری دینا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''اس میں شُبہ نہیں کہ جہیز اور بَری کی رسوم بہت بُری ہیں۔ اس لیے جتنی جلدی ممکن ہو ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے اور میں اس امر میں میر صاحب کی کُلّی تائید کرتا ہوں۔ ایسی وبا اور مصیبت جو گھروں کو تباہ کر دیتی ہے اس قابل ہے کہ اسے فی الفور مٹا دیا جائے اور میں نے دیکھا ہے کہ اچھے اچھے گھرانے اس رسم میں بہت بُری طرح مبتلا ہیں اور مجھے اس کے اظہار میں کوئی شرم نہیں محسوس ہوتی کہ ہمارے اپنے گھر کی مستورات کو بھی اس بات کا خیال رہتا ہے اور میں نے اُن کے منہ سے ایسے کلمات ضرور سُنے ہیں کہ کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیے۔ عام طور پر اپنی مالی حالت کو دیکھا نہیں جاتا۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نہ صرف جہیز بلکہ بَری بھی بُری چیز ہے۔ اپنی استطاعت کے مطابق جہیز دینا تو پھر بھی ثابت ہے لیکن بَری کا اس رنگ میں جیسے کہ اب مروج ہے مجھے اب تک کوئی حوالہ نہیں ملا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ جہیز بھی اگر کوئی دے سکے تو نہ دے، ایسے موقعوں پر ہمارے لیے...... حضرت مسیح موعود کا طرزِ عمل ہے۔ قرآن کریم سب سے مقدم ہے اور جن مسائل کے متعلق وہ خاموش ہے اُن کے لیے حدیث کو دیکھنا جائز ہے۔''

(اوڑھنی والیوں کے لیے پھول صفحہ 241-240)

شادیوں پر صدہا روپیہ کا ضیاع

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود نے ایک مرتبہ فرمایا کہ: ''ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 70)

آج سے سو سال پہلے یا اس سے زیادہ پہلے اس زمانے میں تو صدہا روپیہ کا خرچ بھی بہت بڑا خرچ تھا۔ لیکن آج کل تو صدہا کیا لاکھوں کا خرچ ہوتا ہے اور اپنی بساط سے بڑھ کر خرچ ہوتا ہے۔ جو شاید اس زمانے کے صدہا روپوں سے بھی اب زیادہ ہونے لگ گیا ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ آتش بازی وغیرہ بھی حرام ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 49 جدید ایڈیشن)

شادیوں پر آتش بازی کی جاتی ہے۔ اب لوگ اپنے گھروں میں چراغاں بھی شادیوں پر کرتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ کر لیتے ہیں۔ ایک طرف تو پاکستان میں ہر طرف یہ شور پڑا ہوا ہے ہر آنے والا یہی بتاتا ہے، اخباروں میں بھی یہی آ رہا ہے کہ بجلی کی کمی ہے۔ کئی کئی گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ مہنگائی نے کمر توڑ دی ہے۔ اور دوسری طرف بعض گھر ضرورت سے زیادہ اسراف کر کے نہ صرف ملک کے لئے نقصان کا باعث بن رہے ہیں بلکہ گناہ بھی مول لے رہے ہیں۔ اس لئے پاکستان میں عموماً احمدی اس بات کی احتیاط کریں کہ فضول خرچی نہ ہو اور ربوہ میں خاص طور پر اس بات کا لحاظ رکھا جائے۔ اور ربوہ میں یہ صدر عمومی کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں کہ شادیوں پر بے جا اسراف اور دکھاوا اور اپنی شان اور پیسے کا جو اظہار ہے وہ نہیں ہونا چاہئے۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ غمی کے موقعوں پر جو رسوم ہیں ان سے تو بچے ہوئے ہیں۔ ساتواں، دسواں، چالیسواں، یہ غیر احمدیوں کی رسمیں ہیں ان پر عمل نہیں کرتے۔ جو بعض دفعہ بلکہ اکثر دفعہ یہی ہوتا ہے کہ یہ رسمیں گھر والوں پر بوجھ بن رہی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر معاشرے کے زیر اثر ایک قسم کی بدرسومات میں مبتلا ہوئے تو دوسری قسم کی رسومات بھی راہ پا سکتی ہیں اور پھر اس قسم کی باتیں یہاں بھی شروع ہو جائیں گی۔

(الفضل 2 مارچ 2010ء)

ملکی قانون کی پاسداری ہمارا فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:۔

پس ہر احمدی کو اپنے مقام کو سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر احسان کرتے ہوئے اسے مسیح و مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب یہ فرض ہے کہ صحیح (ـ) تعلیم پر عمل ہو۔ شادی بیاہ کے لئے (ـ) تعلیم میں جو فرائض ہیں وہ شادی کا ایک فرض ہے اس کے لئے ایک فنکشن کیا جا سکتا ہے۔ اگر توفیق ہو تو کھانا وغیرہ بھی کھلایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی فرض نہیں کہ ہر بارات جو آئے اس میں مہمان بلا کے کھانا کھلایا جائے اگر دُور سے بارات آ رہی ہے تو صرف باراتیوں کو ہی کھانا کھلایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ملکی قانون روکتا ہے تو کھانے وغیرہ سے رکنا چاہئے اور ایک محدود پیمانے پر صرف اپنے گھر والے یا جو چند باراتی ہیں وہ کھانا کھائیں۔ کیونکہ پاکستان میں ایک وقت میں ملکی قانون نے پابندی لگائی ہوئی تھی۔ اب کیا

صورت حال ہے مجھے علم نہیں لیکن کچھ حد تک پابندی تواب بھی ہے۔ (الفضل 2 مارچ 2010ء)

آتش بازی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’رنڈی کا تماشا یا آتش بازی فسق وفجور اور اسراف ہے۔ یہ جائز نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 227)

اعلان بالدف

’’جو چیز بُری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال۔ خداتعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے۔ ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بُری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں تو وہ حرام ہوجاتی ہیں۔ اب شادی کو دف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے۔ لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہوگیا تو وہ منع ہوگیا۔ اگر اسی طرح پر کیا جائے جس طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 355-354)

ڈھولک بجانا

ایک خاتون کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

’’شادی میں ڈھولک جتنا چاہیں بجائیں۔ یہ منع نہیں ہے، گانا بھی گائیں۔ آخر شادی اور موت میں کچھ فرق تو ہونا چاہئے۔ لیکن ایسے مواقع پر ناجائز رسمیں نہ کریں۔ ناجائز رسمیں بظاہر معصوم بھی ہوں تو نہ کریں کیونکہ وہ معاشرہ کو بوجھل بنادیں گی اور مصیبتوں میں مبتلا کردیں گی۔ لیکن (دین حق) نے جس حد تک جائز خوشی کا اظہار رکھا ہوا ہے اس میں منع نہیں کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں کی بچیاں دف بجارہی تھیں جو ڈھولک ہی کی ایک قسم ہے اور گیت گارہی تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں کیا بلکہ پسند فرمایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ مرد بھی تھے انہوں نے بھی سنا۔

فرمایا...... اگر عورت کی آواز میں پاکیزہ گیت گایا جارہا ہو اور اس کے نتیجہ میں شر پیدا نہ ہوتا ہو تو کہاں منع کیا ہوا ہے خدا نے۔ اگر عورت کی آواز سننا منع ہے تو مرد کی بھی منع ہونی چاہئے۔ وہ عورت کے دل میں تحریک پیدا کرے گی...... اگرچہ ڈھولک بجانے کی بات اور ہے لیکن اس میں بھی اگر اس قسم کے گیت گائے جائیں جن سے معاشرہ میں گند نہ پھیلے تو جائز ہے لیکن ڈھولک پر گندی گالیاں دینا اور سٹھنیاں دینا لغویات ہیں۔ ان کو آپ اختیار نہ کریں۔ عام گیت چھیڑ چھاڑ کے، پیار کی باتیں ہیں، مذاق بھی ہوتے ہیں، جائز ہیں۔ اس میں گندگی اور غلاظتیں نہیں ہونی چاہئیں۔‘‘

(مجلس عرفان شائع شدہ لجنہ اماء اللہ کراچی صفحہ 134)

شادی بیاہ کی تقاریب میں بے پردگی کا رجحان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ

’’جو قباحتیں راہ پکڑ رہی ہیں ان میں سے ایک بے پردگی کا عام رجحان بھی ہے جو یقیناً احکام شریعت کی حدود پھلانگنے کے قریب ہوچکا ہے۔ اور شادی والوں کی اس معاملہ میں بے حسی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ معزز مہمانوں میں بہت سی حیاء دار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں۔ بے دھڑک انٹ سنٹ فوٹوگرافروں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلاکر تصویریں کھنچوانا اور یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود ہے۔ اس بارہ میں واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہیے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی ویڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے مہمانوں کو متنبہ کردیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں۔‘‘

(الفضل 26 جون 2002ء صفحہ 4)

دلہا سے پردہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ

’’جب دلہا آئے اور خواہ وہ غیر ہی کیوں نہ ہو محلّہ کی عورتیں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں اور کہتی ہیں اس سے کیا پردہ ہے اور پھر صرف یہی نہیں کہ پردہ نہیں کرتیں بلکہ اس سے مخول اور ہنسی بھی کرتی ہیں۔‘‘ (خطبات محمود جلد 3 صفحہ نمبر 71)

دولت کو خاک کی طرح اڑانا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بیان فرماتے ہیں:۔

’’بہت سے امیر ہمارے ایسے ہیں جو اتنی زیادہ حرکتیں کرتے ہیں شادیوں پر کہ کراہت آنی چاہیے۔ ان پر رحم آنا چاہیے۔ وہ ساری بے ہودہ باتیں جس سے ہمیں حضرت مسیح موعود نے نکالا۔ روشنیوں میں لے کر آئے۔ وہ نقالی کرتے ہوئے سب باتیں دہرانا چاہتے ہیں۔ بعضوں کے ہاں سنا ہے بینڈ بھی آجاتے ہیں اور بے ہودہ باتیں بے حد ضیاع دولت کا۔ اس طرح لٹانا کہ جس طرح خاک اڑائی جارہی ہو۔ اس کی کوئی قدر نہیں ہوتی اور یہ نہیں سوچتے قرآن کریم نے دولت کے بعض مصارف کو تمھارے فائدے کا نہیں بلکہ نقصان کا موجب بتایا ہے۔ کہتا ہے یہ شیطان کے بھائی ہیں، جو اس طرح اپنے رزق کو برباد کرتے ہیں اور جس طرز سے وہ شادیاں مناتے ہیں۔ اس کے اوپر کوئی دلیل کے ساتھ حرف رکھ سکے یا نہ رکھ سکے۔ لیکن مزاج بول رہا ہوتا ہے کہ یہ احمدیت کے مزاج سے ہٹ چکے ہیں۔ یہ دنیاداری کے مزاج میں داخل ہورہے ہیں۔ اب انھیں کہیں گے تو ناراض ہوں گے تم کون ہوتے ہو۔ کیا مطلب ہے ہر بات میں قانون۔ نظام جماعت کیا چیز ہے۔ کہیں یا نہ کہیں دل میں بھی سوچتے ہیں۔ ہوتا کون ہے کوئی روکنے والا ہمیں ان کو کرنے دو۔ انہوں نے اپنی دنیا الگ بنالی ہے تم جلتے کیوں ہو۔ تمہیں شکر کرنا چاہیے۔ اللہ نے یہ دنیا تمہاری نہیں بنائی۔ پس زیادہ سے زیادہ یہ حق ہے کہ ان کو سمجھاؤ۔ کہ اللہ کا خوف کرو اس طرح پیسے برباد نہ کرو۔ نئی رسمیں جاری نہ کرو۔

(روزنامہ الفضل 19 جولائی 2002ء)

شادی اور موت کے عالم میں فرق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بیان فرماتے ہیں:۔

’’ہمارا کردار عظیم ہے۔ سادگی اور متوازن خرچ کے دائرے میں رہتے ہوئے خوشیاں منانی چاہئیں یہ تو نہیں کہ موت کا بھی وہی عالم ہو اور خوشی کا بھی وہی عالم ہو۔ شادی ہورہی ہو۔ موت ہورہی ہو۔ کسی کو پتا ہی نہیں کہ کس وجہ سے سائبان لگے ہوئے ہیں۔ خوشی بولتی ہے۔ خوشی میں ایک ترنم پیدا ہوتا ہے۔ اس کی آواز لوگ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ اس میں رنگ ہوتا ہے، خوشبو ہوتی ہے، یہی چیزیں غم میں اور کیفیت اختیار کرتی ہیں تو نوحے بن جایا کرتے ہیں۔ تو یہ فرق تو رکھنا ہوگا سوسائٹی میں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 19 جولائی 2002ء)

شادیوں میں ناچ گانے اور ڈانس

کامل مومن وہ لوگ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ (المومنون: 4)

اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنا روپیہ ضائع کرکے کھیل تماشا کی باتیں لیتے رہتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ کے راستہ سے روکیں۔

(لقمان: 7)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

’’اب شادی کو دَفْ کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں ناچ وغیرہ شامل ہوگیا تو وہ منع ہوگیا۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ نمبر 355)

حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ

’’شادی کے موقع پر کوئی گیت گالیں تو گناہ نہیں بشرطیکہ اس میں فحش اور لغو بکواسیں نہ ہوں اور بے حیائی سے نہ گایا جائے۔‘‘

(الفضل 20 جولائی 1915ء صفحہ نمبر 12)

مزید فرمایا کہ

’’اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بیاہ شادی کے موقع پر شریعت کی رو سے گانا جائز ہے۔ مگر وہ گانا ایسا ہی ہونا چاہیے جو یا تو مذہبی ہو اور یا پھر بالکل بے ضرر ہو مثلاً شادی کے موقع پر عام گانے جو مذاق کے رنگ میں گائے جاتے ہیں اور بالکل بے ضرر ہوتے ہیں ان میں کوئی حرج نہیں ہوتا کیونکہ وہ محض دل کو خوش کرنے کے لئے گائے جاتے ہیں ان کا اخلاق پر کوئی برا اثر نہیں ہوتا۔‘‘ (الفضل 20 جنوری 1945ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

’’عورتوں کے عورتوں میں ناچنے میں بھی حرج ہے........ جہاں تک گانے کا تعلق ہے تو شریفانہ قسم کے، شادی کے گانے لڑکیاں گاتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں‘‘۔ (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ نمبر 94)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ

’’میں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہورہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہوجاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی...... بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلڑ بازی چلتی رہتی ہے گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں۔ چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسی لغو ہوتی ہیں کہ وہ برداشت نہیں کی جاسکتیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 686 تا 688)

1680 روپے کا گھٹنا

ترقی پذیر ممالک میں ہزاروں لوگ ایک سستا مصنوعی پیر ’’جے پور پیر‘‘ استعمال کررہے ہیں۔ مسئلہ یہ تھا کہ جن غریب لوگوں کے گھٹنے حادثے یا بیماری کے باعث ناکارہ ہوجائیں، انہیں بڑے تکلیف دہ حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ٹائٹینم سے بنا عمدہ گھٹنا 10 ہزار ڈالر میں ملتا ہے جب کہ سستے گھٹنے صحیح کام نہیں کرتے اور تکلیف دیتے ہیں۔ انہی لوگوں کے دکھ درد کا احساس کرتے ہوئے سال رواں میں سٹنفورڈ یونیورسٹی کے موجد، جوئیل سیڈلر نے ایک پائیدار مگر سستا مصنوعی گھٹنا ایجاد کرلیا۔ اس کی قیمت صرف بیس ڈالر (1680 روپے) ہے۔ اس مصنوعی گھٹنے کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ حقیقی کے مانند ہی حرکت کرتا ہے۔ پھر اسے نصب کرنے کے لئے خصوصی آلات درکار نہیں ہوتے اور یہ چند گھنٹوں میں تیار ہوجاتا ہے۔ یہ لچک دار نائلون سے تیار کیا گیا ہے۔ اس سستے گھٹنے سے اب ہزاروں لوگ چلنے کے قابل ہوجائیں گے، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں جنگیں جاری تھیں یا ہیں، مثلاً سری لنکا، افغانستان، عراق، صومالیہ وغیرہ۔

(سنڈے ایکسپریس 3 جنوری 2010ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 مارچ 2010ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ محمودہ بشریٰ ملک صاحبہ

مکرمہ محمودہ بشریٰ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک اشفاق احمد صاحب وائس چیئرمین MTA لندن اسلام آباد یو۔کے 16 مارچ 2010ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ انتہائی نیک، وفا شعار، نماز و روزہ کی پابند اور لجنہ کی ہر دلعزیز ممبر تھیں۔ اسلام آباد میں لجنہ کی عاملہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ ہمیشہ اپنے واقف زندگی خاوند کے وقف میں ان کا ساتھ دیا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محبوب احمد ملک صاحب آف دوالمیال کی بیٹی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم صاحبزادہ مرزا مظہر احمد صاحب

مکرم صاحبزادہ مرزا مظہر احمد صاحب ربوہ 12 مارچ 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مکرمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ کے دوسرے بیٹے تھے اور حضرت مصلح موعود کے پوتے، حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے نواسے تھے۔ آپ کی پیدائش 10 مئی 1946ء کو قادیان میں ہوئی۔ نماز باجماعت ادا کرنے، چندے دینے اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے خاموش طبع اپنی ذات میں مگن، بے ضرر، دعا گو وجود تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم عبدالحمید صاحب مالی درویش

مکرم عبدالحمید صاحب مالی درویش ابن مکرم الٰہی بخش صاحب منڈی بہاؤ الدین مورخہ 17 جنوری 2010ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ قادیان میں درویش رہے اور درویشی کا زمانہ نہایت صبر و وفا، استقلال اور شکر کے ساتھ گزارا۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں بطور مالی خدمات سرانجام دیں۔ کوٹھی دارالسلام میں بھی تعینات رہے۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی ادائیگی بڑے اہتمام سے کرتے اور چندہ جات میں بھی بہت باقاعدہ تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود اور خلفاء سے والہانہ عشق تھا۔ آپ کی آواز بڑی بلند اور سریلی تھی۔ درثمین اور کلام محمود کے شعر پڑھتے رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ

مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمد مرزا خان صاحب صوبیدار ریٹائرڈ ربوہ مورخہ 5 مارچ 2010ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ چالیس سال سے چلنے پھرنے سے معذور تھیں لیکن بیماری کا تمام عرصہ نہایت صبر و شکر سے گزارا۔ نیک، دعا گو اور خلافت سے محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ مکرم راجہ منیر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ اور مکرم راجہ محمد یوسف صاحب نائب سیکرٹری امور خارجہ جرمنی کی والدہ تھیں۔

مکرمہ محمودہ خلیل صاحبہ

مکرمہ محمودہ خلیل صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی محمد ابراہیم خلیل صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ ناروے مورخہ 2 مارچ 2010ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور قرآن کریم سے عشق رکھنے والی، سادہ مزاج، خوش اخلاق اور نفاست پسند خاتون تھیں۔ میاں کی سیرالیون میں تعیناتی کے دوران آپ نے وہاں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی اور رسالہ البشریٰ کا اجراء کیا۔ آپ کو بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا بھی موقع عطا ہوا۔ مالی تحریکات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور غریبوں اور یتیموں کی ضرورتوں کا خیال رکھتی تھیں۔ ناروے کی بیت الذکر اور شادی فنڈ کے لئے اپنا زیور بھی پیش کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ

مکرمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ مبین الحق شمس صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 5 مارچ 2010ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مرزا غلام نبی صاحب مسگر امرتسری رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور مکرم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان کی بہو تھیں۔ نہایت نیک، عبادت گزار، ہنس مکھ اور دوسروں کا خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ 1977ء میں خاوند نے وفات پائی تو اس کے بعد بڑے صبر اور حوصلہ کے ساتھ انہوں نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی اور انہیں پروان چڑھایا۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم فخر الحق شمس صاحب نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل کی والدہ تھیں۔

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالسلام طاہر صاحب مرحوم مربی سلسلہ ربوہ مورخہ 14 فروری 2010ء کو طویل علالت کے بعد 57 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے بیماری کا تمام عرصہ انتہائی صبر و تحمل سے گزارا۔ نہایت ملنسار، مہمان نواز اور سب کے دکھ سکھ بانٹنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب امیر جماعت یوگنڈا اور مکرم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا کی ہمشیرہ اور مکرم جری اللہ راشد صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

مکرمہ انتخاب الیوسفی صاحبہ

مکرمہ انتخاب الیوسفی صاحبہ اہلیہ مکرم محمود شیرقی صاحب سیریا۔ مورخہ 2 مارچ 2010ء کو بعارضہ برین ٹیومر 67 سال کی عمر میں سیریا میں وفات پا گئیں۔ انہوں نے تین ماہ قبل احمدیت قبول کی تھی۔ بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد ابراہیم اخلاف صاحب آف مراکو کی خواشدامن تھیں۔

مکرم غفور الحق خان صاحب

مکرم غفور الحق خان صاحب آف جلنگھم مورخہ 13 دسمبر 2009ء کو بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت نیک سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ مکرمہ ممتاز ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد خان صاحب کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

جراثیمی ہتھیاروں کی عدم تیاری کا بین الاقوامی معاہدہ

جراثیمی ہتھیاروں کی عدم تیاری کا بین الاقوامی معاہدہ، جسے Biological Weapons Convention کہا جاتا ہے، دراصل پہلی جنگ عظیم کی تباہ کاریوں سے متاثر ہونے کے بعد 17 جون 1925ء کو جنیوا میں تشکیل دیئے جانے والے، جنیوا پروٹوکول کا ہی تسلسل ہے۔ واضح رہے کہ جنیوا پروٹوکول 8 فروری 1928ء کو عمل پذیر ہوا تھا، جس میں کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی عائد کی گئی تھی، تاہم اس پروٹوکول میں جراثیمی ہتھیاروں کی تیاری، انہیں ذخیرہ اور منتقل کرنے کے حوالے سے کوئی وضاحت نہیں تھی، چنانچہ لگ بھگ پینتالیس سال بعد 10/اپریل 1972ء کو اس حوالے سے ابتدائی طور پر ماسکو لندن اور واشنگٹن کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا اور بعد ازاں 26 مارچ 1975ء کو اسے باقاعدہ عالمی معاہدہ قرار دے دیا گیا، جس میں اس وقت 158 ممالک شامل ہیں۔

تاہم، کئی ممالک ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس معاہدے پر عدم اعتماد کرتے ہوئے اس پر دستخط نہیں کئے ہیں، جن میں انڈورا، انگولا، کیمرون، چاڈ، کیمرو، جبوتی، اریٹیریا، گنی، اسرائیل جمہوریہ کراباتی، مارشل آئی لینڈ، ماریطانیہ، جمہوریہ میکرونیسا، موزمبیق، نمیبیا، جزیرہ نیورو، جزیرہ سموئی، زیمبیا اور جزیرہ Tuvalu شامل ہیں۔ ان ممالک کی جانب سے اس معاہدے کا حصہ بننے سے گریز کی بنیادی وجہ اس معاہدے کے حوالے سے امریکہ کی بڑھتی ہوئی غیر ضروری مداخلت ہے۔ اسی طرح سولہ ممالک ایسے ہیں جنہوں نے اس معاہدے پر دستخط تو کر دیئے ہیں مگر ان کی رکنیت ابھی تک منظور نہیں کی گئی ہے۔ ان ملکوں میں برونڈی، سینٹرل افریقن ریپبلک، آئیوری کوسٹ، مصر، گبون، گیان، ہیٹی، لائبیریا، مڈغاسکر، ملاوی، میانمار، نیپال، صومالیہ، شام، متحدہ عرب امارات اور تنزانیہ شامل ہیں۔

واضح رہے کہ 1986ء میں اس معاہدے کے تمام رکن ممالک کے لئے حیاتیاتی ہتھیاروں کی عدم تیاری کے متعلق عالمی سطح پر بنائے گئے پیمانوں کے مطابق رپورٹ، جسے Confidence Building Measures (CBMs) کہا جاتا ہے، اقوام متحدہ میں جمع کرانا ضروری قرار دیا گیا، جس کے بعد 1991ء کی ریویو کانفرنس میں یہ طے پایا کہ مختلف ممالک کے حیاتیاتی ہتھیاروں کے ماہرین پر مشتمل گروپ جسے Verex کہا جاتا ہے، کے ذریعے رکن ممالک اپنے ممکنہ ہتھیاروں کی عدم تیاری کی رپورٹ کی تصدیق بھی کروائیں گے۔ 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ میں ہونے والے دہشت گردی کے لرزہ خیز واقعے اور اینتھراکس جرثومے سے بھرے خطوط بھیجے جانے کا سلسلہ شروع ہونے کے فوری بعد منعقد ہونے والی پانچویں ریویو کانفرنس منسوخ کر کے اگلے سال منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کانفرنس میں کئے گئے فیصلے سراسر امریکی مفادات کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں اور تادم تحریر امریکہ کی من مانی کے باعث بین الاقوامی معاہدہ عالمی سطح پر انتہائی سخت تنقید کا نشانہ بنا ہوا ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 13/اپریل 2008ء)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

امریکہ پاکستان کو دفاعی سامان اور 3 تھرمل پلانٹس دے گا

پاکستان اور امریکہ کے مابین ہونے والے دو روزہ سٹریٹیجک ڈائیلاگ کا پہلا دور اختتام پذیر ہوگیا۔ سٹریٹیجک ڈائیلاگ کے پہلے دور میں امریکہ نے پاکستان کو دفاعی سازوسامان اور تین تھرمل پاور پلانٹس دینے کا اعلان کیا ہے۔

ضمنی الیکشن، گجرات میں (ن) لیگ، ڈیرہ اسماعیل خان سے پیپلزپارٹی کامیاب

گجرات کے حلقہ پی پی 111 کے ضمنی انتخاب میں تمام پولنگ سٹیشنز کے غیر سرکاری اور غیر حتمی نتائج کے مطابق مسلم لیگ (ن) کے امیدوار حاجی عمران ظفر کامیاب ہوگئے جبکہ ڈیرہ اسماعیل خان کے حلقہ پی ایف 65 میں پیپلزپارٹی کے امیدوار سمیع اللہ زئی نے کامیابی حاصل کی۔ مسلم لیگ (ق) نے گجرات میں انتخاب کے دوران دھاندلی کا الزام عائد کرتے ہوئے نتائج تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ق لیگ کے کارکنوں نے چودھری پرویز الٰہی کی قیادت میں اسسٹنٹ الیکشن کمشنر کے دفتر تک ریلی نکالی اور احتجاج ریکارڈ کرایا۔

18 ویں ترمیم کا بل 26 مارچ کو پارلیمنٹ میں پیش ہوگا

پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس 26 مارچ کو طلب کرلیا گیا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور بابر اعوان کے مطابق اجلاس سے صدر زرداری خطاب کریں گے جبکہ آئینی اصلاحات کی پارلیمانی کمیٹی نے اپنا کام مکمل کرلیا ہے۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں آئینی اصلاحات کمیٹی کا تیار کردہ آئینی ترامیم کا مجوزہ بل پیش کیا جائے گا۔ اجلاس مجوزہ بل کی منظوری تک جاری رہے گا۔

2010ء کیلئے گندم کی سرکاری خریداری پالیسی جاری

سیکرٹری محکمہ خوراک حکومت پنجاب عرفان الٰہی نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کی ہدایت پر صوبہ پنجاب میں 950 روپے فی من کے حساب سے گندم کی سرکاری خریداری مہم 20 اپریل سے شروع کی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ خوراک کے 35 خریداری مراکز کے ذریعے 5 لاکھ 4 ہزار ٹن گندم کی امدادی قیمت 950 روپے فی من کے حساب سے خرید کرنے کیلئے انتظامات کرلئے گئے ہیں۔

(مکرم عبدالمجید زاہد صاحب)

تقریب تقسیم انعامات

(ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ برائے سال 2009ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ تعلیم ضلع میرپورخاص کی طرف سے آٹھویں تقریب تقسیم انعامات برائے تعلیمی سال 2009ء بلال ہال سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص میں مورخہ 19 فروری 2010ء کو بعد نماز جمعہ منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے کی۔

تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد خاکسار نے شعبہ تعلیم کی رپورٹ پیش کی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب سابق امیر ضلع نے 2002ء سے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ دینے کا اعلان فرمایا تھا۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ ضلع میرپورخاص کے نوجوان تعلیمی میدان میں نمایاں ترقی کریں۔ 2008ء میں محترم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی راہ مولا میں قربان ہو گئے آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کی اہلیہ محترمہ نے انعامات کا یہ سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے اور محترم ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

2009ء کے میٹرک میں 13 طلباء وطالبات نے اے ون گریڈ حاصل کر کے مقابلے میں شامل ہوئے۔ عزیزہ ماریہ بنت مکرم الٰہی بخش صاحب نے سب سے زیادہ نمبر 767/850 حاصل کر کے ضلع میں اول پوزیشن حاصل کی اس طرح انٹر میں 5 طالبات مقابلے میں شامل ہوئیں۔ عزیزہ شانزہ فاروق بنت مکرم فاروق اکبر صاحب نے ایف ایس سی (PM) میں 881/1100 نمبر حاصل کر کے اے ون گریڈ حاصل کیا اور ضلع میں اول پوزیشن حاصل کی اور میرپورخاص بورڈ میں سے احمدی طلباء وطالبات میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی سکالرشپ کی حقدار ٹھہریں۔

2009ء میں عزیزہ طوبیٰ منیر بنت مکرم سید منیر احمد صاحب نے مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جامشورو حیدرآباد میں میرٹ پر انجینئرنگ شعبہ ''الیکٹرونکس'' میں ایڈمیشن حاصل کیا اور عزیزہ ماریہ غزل بنت شاہد احمد کھٹانہ نے سندھ یونیورسٹی جامشورو میں ڈی فارمیسی میں ایڈمیشن حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے۔ آمین

بعدازاں مہمان خصوصی نے اول دوم اور سوم آنے والے طلباء میں انعامات، سندات اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ تقسیم کئے اور طالبات میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ضلع میرپورخاص نے نقد انعامات وسندات اور ایوارڈ تقسیم کئے۔

اس سادہ اور پروقار تقریب میں 300 سے زائد احباب شامل ہوئے۔ مہمان خصوصی نے کامیاب ہونے والی طلباء اور طالبات کو مبارکباد پیش کی اور تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت بیان کی۔ بعد از دعا تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے طلباء و طالبات کو علمی میدان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ اٹک تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بھانجا عزیزم مصور احمد واقف نو نیویارک یونیورسٹی میں قانون کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ عزیز موصوف کو 2 سال سے ایک خطرناک بیماری نے گھیر رکھا ہے اور وقتاً فوقتاً حملہ آور ہوتی ہے۔ اس بیماری میں انسان کا اعصابی نظام تباہ ہو جاتا ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر کے اس کیس کا علاج نہیں ہے۔ ہسپتال میں داخل ہے اس بار بیماری کا حملہ پھیپھڑوں پر ہے۔ تمام احباب جماعت سے مصور احمد کی مکمل اور جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تصحیح

روزنامہ الفضل 18 مارچ 2010ء صفحہ 4 کالم ایک میں مکرم سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب سکندرآبادی کے متعلق رفیق حضرت مسیح موعود کے الفاظ لکھے گئے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ ادارہ معذرت خواہ ہے احباب درستی فرمالیں۔

(ادارہ)

پلاٹ برائے فروخت

پلاٹ نمبر 67/21 رقبہ 10 مرلے واقع دارالنصر شرقی ربوہ برائے فروخت ہے۔

برائے رابطہ: 0306-4760726

الفضل روم کولر

جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔

ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔

فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760 فون نمبر: 042-5114822,5118096

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔ مارچ

طلوع فجر	4:39
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:25

انسانیت کی محبت سے خالی دل ایک غار ہے

جلدی سونے۔ جلدی جاگنے اور کم کھانے سے صحت عقل اور دولت ملتی ہے

حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ والے

دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ 047-6214029,0334-6201283

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت

FAJAR RENT- A CAR

121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور

M.ABID BAIG

Contact No:0333-4301898

Formaly Jakarta Currency

PREMIER EXCHANGE

Exchange co.'B' PVT.LTD. CO.'B' PVT.LTD.

DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES

State Bank Licence No.11

Director: Adeel Manzar

Ph: 042-7566873,7580908, 7534690

Fax: 042-7568060,Mobil: 0333-4221419

Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

KOHISTAN STEEL

DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS

219 Loha Market Landa Bazar Lahore

Tel:+92-42-7630066,7379300

Mob:0300-8472141

Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FD-10